بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خلاصہ تفسیر قرآن (پارہ نمبر:30)

جنت میں جانے کے لیے دو شرائط:

اللہ تعالیٰ نے جنت میں جانے کے لیے دو شرائط کا تذکرہ کیا ہے، فرمایا:

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى (سورۃالنازعات: 40_41)

اور رہا وہ جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور اس نے نفس کو خواہش سے روک لیا۔ تو بے شک جنت ہی (اس کا) ٹھکانا ہے۔

مسلمان اندھے کی اہمیت:

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سرداران قریش بیٹھے تھے، کہ اچانک عبداللہ بن ام مکتوم جو نابینا صحابی تھے، تشریف لے آئے۔ اور رسول اللہ سے مسائل پوچھنے لگے۔ آپ کو معلوم ہے کہ سردار لوگ اپنی مجلسوں میں غریبوں کا آنا پسند نہیں کرتے، اس لیے ان کے آنے پر رسول اللہ ﷺ نے کچھ ناگواری محسوس کی، اللہ تعالیٰ نے اسے ناپسند کیا، اور فرمایا:

عَبَسَ وَتَوَلَّى أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمَى وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكَّى أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرَى أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَى فَأَنْتَ لَهُ تَصَدَّى وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّى وَأَمَّا مَنْ جَاءَكَ يَسْعَى وَهُوَ يَخْشَى فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهَّى كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ (سورۃعبس: 1_12)

اس نے تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا۔ اس لیے کہ اس کے پاس اندھا آیا۔ اور تجھے کیا چیز معلوم کرواتی ہے شاید وہ پاکیزگی حاصل کرلے۔ یا نصیحت حاصل کرے تو وہ نصیحت اسے فائدہ دے۔ لیکن جو بے پروا ہو گیا۔ سو تو اس کے پیچھے پڑتا ہے۔ حالانکہ تجھ پر (کوئی ذمہ داری) نہیں کہ وہ پاک نہیں ہوتا۔ اور لیکن جو کوشش کرتا ہوا تیرے پاس آیا۔ اور وہ ڈر رہا ہے۔ تو تو اس سے بے توجہی کرتا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں چاہیے، یہ (قرآن) تو ایک نصیحت ہے۔ تو جو چاہے اسے قبول کرلے۔

یعنی اللہ کے ہاں اہمیت صرف ان لوگوں کی ہے جو اللہ کے دین کو قبول کرتے ہیں، اوراس پر چلنے کی سعی کرتے ہیں ۔اور جولوگ دین سے بے پرواہی برتتے ہیں، وہ دنیوی اعتبار سے کچھ بھی ہوں، اللہ کی نظر میں وہ پرکاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔

اے انسان تیرے رب کریم سے کس چیز نے تجھے بہکا دیا ہے:

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ رَكَّبَكَ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ (سورة الانفطار)

اے انسان! تجھے تیرے نہایت کرم والے رب کے متعلق کس چیز نے دھوکا دیا؟ وہ جس نے تجھے پیدا کیا، پھر تجھے درست کیا، پھر تجھے برابر کیا۔جس صورت میں بھی اس نے چاہا تجھے جوڑ دیا۔ ہرگز نہیں، بلکہ تم جزا کو جھٹلاتے ہو۔حالانکہ بلاشبہ تم پر یقینا نگہبان (مقرر) ہیں ۔جو بہت عزت والے ہیں، لکھنے والے ہیں ۔ وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو ۔بے شک نیک لوگ یقینا بڑی نعمت میں ہوں گے۔اور بے شک نافرمان لوگ یقینا بھڑکتی آگ میں ہوں گے۔وہ اس میں جزا کے دن داخل ہوں گے۔اور وہ اس سے کبھی غائب ہونے والے نہیں ہیں۔اور تجھے کس چیز نے معلوم کروایا کہ جزا کا دن کیا ہے؟ پھر تجھے کس چیز نے معلوم کروایا کہ جزا کا دن کیا ہے؟ جس دن کوئی جان کسی جان کے لیے کسی چیز کا اختیار نہ رکھے گی اور اس دن حکم صرف اللہ کا ہوگا۔

ناپ تول میں کمی کرنے والے ہلاکت ہے:

وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ كِتَابٌ مَرْقُومٌ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ (المطففين :1-11)

بڑی ہلاکت ہے ماپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے۔ وہ لوگ کہ جب لوگوں سے ماپ کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں۔اور جب انھیں ماپ کر، یا انھیں تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے کہ بے شک وہ اٹھائے جانے والے ہیں ۔ ایک بڑے دن کے لیے ۔جس دن لوگ رب العالمین کے لیے کھڑے ہوں گے۔ ہرگز نہیں،

بے شک نافرمان لوگوں کا اعمال نامہ یقینا دائمی سخت قید کے دفتر میں ہے۔ اور تجھے کس چیز نے معلوم کروایا کہ دائمی سخت قید کا دفتر کیا ہے؟ ایک کتاب ہے، واضح لکھی ہوئی۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے بڑی ہلاکت ہے۔ جو جزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔

خندقوں میں جلا دیئے جانے والے:

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ وَهُمْ عَلَى مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ (البروج :1-8)

قسم ہے برجوں والے آسمان کی! اور اس دن کی جس کا وعدہ دیا گیا ہے! اور حاضر ہونے والے کی اور جس کے پاس حاضر ہوا جائے! مارے گئے اس خندق والے۔ جو سراسر آگ تھی بہت ایندھن والی۔ جب وہ اس کے اوپر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور وہ اس پر جو وہ ایمان والوں کے ساتھ کر رہے تھے، گواہ تھے۔ اور انھوں نے ان سے اس کے سوا کسی چیز کا بدلہ نہیں لیا کہ وہ اس اللہ پر ایمان رکھتے ہیں جو سب پر غالب ہے، ہر تعریف کے لائق ہے۔

امارت اور غربت دونوں امتحان کے لیے ہیں:

فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ كَلَّا بَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَمًّا وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا (الفجر :15-20)

پس لیکن انسان جب اس کا رب اسے آزمائے، پھر اسے عزت بخشے اور اسے نعمت دے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت بخشی۔ اور لیکن جب وہ اسے آزمائے، پھر اس پر اس کا رزق تنگ کر دے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔ ہرگز ایسا نہیں، بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے۔ اور نہ تم آپس میں مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے ہو۔ اور تم میراث کھا جاتے ہو، سب سمیٹ کے کھا جانا۔ اور مال سے محبت کرتے ہو، بہت زیادہ محبت کرنا۔

نیکی کی چوٹی:

آج دنیا میں مشہور ہونے اور پہاڑوں کی چوٹیاں سر کرنے کے لیے کتنے جتن کئے جاتے ہیں، اس بلا وجہ کی مشقت کی بجائے ایک مسلمان کو نیکی کی چوٹیاں سر کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ (سورۃالبلد:10-16)

اور ہم نے اسے دو واضح راستے دکھا دیے۔ پھر (بھی) وہ مشکل گھاٹی میں نہ گھسا۔ اور تجھے کس چیز نے معلوم کروایا کہ وہ مشکل گھاٹی کیا ہے؟ (وہ) گردن چھڑانا ہے۔ یا کسی بھوک والے دن میں کھانا کھلانا ہے۔ کسی قرابت والے یتیم کو ۔ یا مٹی میں ملے ہوئے کسی مسکین کو۔

کامیاب کون:

اللہ تعالیٰ نے انسان کے نفس میں گناہ اور نیکی کا تصور رکھ دیا ہے، اب انسان کا کام یہ ہے کہ نفس کو آئینہ کی طرح شفاف رکھے، تو وہ خود انسان کو گناہ سے اگاہ کرتا ہے، اگر اسے گردالود کرلیا جائے تو وہ انسان کی رہنمائی نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بات گیاہ قسمیں کھا کر فرمایا:

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا (سورۃالشمس :1۔10)

قسم ہے سورج کی! اوراس کی دھوپ کی! اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے! اور دن کی جب وہ اس (سورج) کو ظاہر کردے! اور رات کی جب وہ اس (سورج) کو ڈھانپ لے! اور آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اسے بنایا! اور زمین کی اور اس ذات کی جس نے اسے بچھایا! اور نفس کی اور اس ذات کی جس نے اسے ٹھیک بنایا! پھر اس کی نافرمانی اور اس کی پرہیزگاری (کی پہچان) اس کے دل میں ڈال دی یقیناوہ کامیاب ہوگیا جس نے اسے پاک کرلیا۔ اور یقیناوہ نامراد ہوگیا جس نے اسے مٹی میں دبا دیا۔

آسان زندگی اور تنگ زندگی کے اصول:

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى (الليل :1۔10)

قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے! اور دن کی جب وہ روشن ہو! اور اس کی جو اس نے پیدا کیا نر اور مادہ! بے شک تمھاری کوشش یقینا مختلف ہے۔ پس لیکن وہ جس نے دیا اور (نافرمانی سے) بچا۔ اور اس نے سب سے اچھی بات کو سچ مانا۔ تو یقینا ہم اسے آسان راستے کے لیے سہولت دیں گے۔ اور لیکن وہ جس نے بخل کیا اور بے پروا ہوا۔ اور اس نے سب سے اچھی بات کو جھٹلا دیا۔ تو یقینا ہم اسے مشکل راستے کے لیے سہولت دیں گے۔

یعنی ہمیشہ اچھائی کو تسلیم کرنا چاہئے، چاہے کوئی بھی بتائے، ہم نے اچھائی کو قبول کرنے اور رد کرنے کے اصول بنا

رکھے ہیں، ہمارا کوئی رہنما بات کرے گا، تو لازماً اچھی ہوگی، اسے ہم ضرور مانیں گے، چاہے غلط ہی ہو، اور جو بات ہمارا مخالف بیان کرے، وہ لازماً غلط ہے، اور ہم نے اس کی مخالفت کرنی ہے، یہ مسلمان کا شیوہ نہیں ہے۔ ہم ہر اچھی بات کو ماننا اور ہر بری بات کا انکار کرنا ہے۔

مشکلات میں گھرے ہوئے بھی امید کا دامن نہ چھوڑیں:

اللہ تعالیٰ نے دنیا کی زندگی میں آزمائش کے لیے پریشانیاں رکھی ہیں، لیکن دنیوی زندگی میں کوئی حالت بھی ابدی نہیں ہے، یہاں حالات بدلتے رہتے ہیں، اس لیے مشکلات اور پریشانیوں میں آدمی کو مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں پریشانیوں میں گھرے ہوئے تھے، صحابہ کرام پر مصائب کے پہاڑ توڑے جا رہے تھے، اس وقت اللہ تعالیٰ نے انھیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَإِلَى رَبِّكَ فَارْغَبْ(سورة الشرح)

کیا ہم نے تیرے لیے تیرا سینہ نہیں کھول دیا۔ اور ہم نے تجھ سے تیرا بوجھ اتار دیا۔ وہ جس نے تیری پیٹھ توڑ دی۔ اور ہم نے تیرے لیے تیرا ذکر بلند کر دیا۔ پس بے شک ہر مشکل کے ساتھ ایک آسانی ہے۔ بے شک اسی مشکل کے ساتھ ایک اور آسانی ہے۔ تو جب تو فارغ ہو جائے تو محنت کر۔ اور اپنے رب ہی کی طرف پس رغبت کر۔

پریشانیوں سے بچنے اور غموں سے نجات کے لے نسخہ یہ ہے کہ خالق کائنات سے تعلق قائم کیا جائے، کیونکہ حالات اسی کے کنٹرول میں ہیں، وہی بدلے گا، تو حالات بدلیں گے۔

انسان کا گھوڑے سے تقابل:

گھوڑا ایک پالتو جانور ہے، انسان اسے محض کھلاتا اور پلاتا ہے، اور گھوڑا اس کے عوض میں دن رات اس کی خدمت کرتا ہے، اس کے دشمنوں سے لڑتا ہے۔ زخمی ہوتا اور قتل ہوتا ہے، اس نے کبھی نہیں کہا کہ میری تو اس سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ جبکہ اس کے برعکس انسان جو عقل و دانش کا مجسمہ ہے، اپنے رب کی بے شمار نعمتیں استعمال کر کے بھی اس کی ناشکری اور نافرمانی کرتا ہے۔

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ وَإِنَّهُ عَلَى ذَلِكَ لَشَهِيدٌ وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ(سورة العاديات :1-8)

قسم ہے ان (گھوڑوں) کی جو پیٹ اور سینے سے آواز نکالتے ہوئے دوڑنے والے ہیں! پھر جو سم مار کر چنگاریاں نکالنے والے ہیں! پھر جو صبح کے وقت حملہ کرنے والے ہیں! پھر اس کے ساتھ غبار اڑاتے ہیں۔ پھر وہ اس کے ساتھ

بڑی جماعت کے درمیان جا گھستے ہیں۔ بے شک انسان اپنے رب کا یقینا بہت ناشکرا ہے۔اور بے شک وہ اس بات پر یقینا (خود) گواہ ہے۔اور بے شک وہ مال کی محبت میں یقینا بہت سخت ہے۔

خسارے سے بچنے کے اصول:

سورۃ العصر قرآن مجید کی چھوٹی سی سورت ہے، مگر اپنے معانی کی وسعت کے اعتبار سے بڑی بڑی سورتوں پر حاوی ہے، امام شافعی فرمایا کرتے تھے، اگر قرآن نازل نہ ہوتا، صرف یہ سورت نازل ہوجاتی، تو انسان کی ہدایت کے لیے کافی تھی۔اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (سورۃ العصر)

زمانے کی قسم! کہ بے شک ہر انسان یقینا گھاٹے میں ہے۔سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

مال کی بنیاد پر تکبر کرنے اور لوگوں کو حقیر سمجھنے والوں سے خطاب:

وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُؤْصَدَةٌ فِي عَمَدٍ مُمَدَّدَةٍ (سورۃ الھمزۃ)

بڑی ہلاکت ہے ہر بہت طعنہ دینے والے، بہت عیب لگانے والے کے لیے۔وہ جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا۔وہ گمان کرتا ہے کہ بے شک اس کا مال اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا۔ ہرگز نہیں، یقینا وہ ضرور حطمہ میں پھینکا جائے گا۔اور تجھے کس چیز نے معلوم کروایا کہ وہ حطمہ کیا ہے؟ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔وہ جو دلوں پر جھانکتی ہے۔ یقینا وہ ان پر (ہر طرف سے) بند کی ہوئی ہے۔لمبے لمبے ستونوں میں۔

آخرت کا انکار کرنے والوں کی نشانیاں:

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ فَذَلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ وَلَا يَحُضُّ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ (سورۃ الماعون)

کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جو جزا کو جھٹلاتا ہے۔تو یہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا۔پس ان نمازیوں کے لیے بڑی ہلاکت ہے۔وہ جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔اور

عام برتنے کی چیزیں روکتے ہیں۔

نیکی کے بعد استغفار:

استغفار صرف گناہ کے بعد ہی نہیں کرنا چاہیئے ، بلکہ نیکی کے بعد بھی استغفار کرنا چاہیئے ، کیونکہ نیکی ہم اس طرح نہیں کر پاتے ،جس قدر اللہ کا حق ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی تئیس سال کی محنت کے بعد اسلام غالب آیا ،تو اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا:

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا(سورۃالنصر)

جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے۔ اور تو لوگوں کو دیکھے کہ وہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔ تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر اور اس سے بخشش مانگ ، یقیناوہ ہمیشہ سے بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا تعارف:

کافروں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا اپنے رب کا تعارف بتائیں ،تب سورۃ الاخلاص نازل ہوئی ،اس میں اللہ تعالیٰ کا ایسا تعارف ہے جو اللہ کے علاوہ کسی جھوٹے معبود پر فٹ ہی نہیں آتا۔

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ (سورۃالاخلاص)

کہہ دے وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ ہی بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور نہ کبھی کوئی ایک اس کے برابر کا ہے۔

❀❀❀❀❀❀

رائٹر

الشیخ عبدالرحمن عزیز

03084131740

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

03086222418

03111701903

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:

03111701903

03036604440

03086222416